روزنامہ
# الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | جمعرات ۲۵ رجب ۱۴۱۰ھ، ۲۲ تبلیغ ۱۳۶۹ ہش، ۲۲ فروری ۱۹۹۰ء | نمبر ۴۴

## وقف جدید میں نئی قربانیوں کی تحریک

"مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ جماعت جس طرح باقی چندوں میں ہمیشہ مسلسل آگے بڑھنے والی رفتار کے ساتھ قربانیاں کرتی چلی آرہی ہے اور اس کی نیک جزائیں اس دنیا میں پاتی ہے اور آخرت پر اس سے بڑھ کر توقعات رکھتی ہے اسی جذبے کے ساتھ وقف جدید کے اس نئے سال میں بھی ہم پہلے سے بڑھ کر قربانیوں میں حصّہ لیں گے"۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ
الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۹۰ء صہ ۵)

## ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اللہ تعالےٰ سے محبّت کرنا مُشک اور عطر کی طرح ہے جو کسی طرح پر چھُپ نہیں سکتا۔ یہی تاثیریں ہیں سچّی توبہ میں۔ جب انسان سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کے پہلے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ پھر اُسے نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے۔ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ خدا اس کے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے اور وہ تقدیر جو شامتِ اعمال سے اس کے لئے مقرر ہوئی ہے وہ دُور کی جاتی ہے۔ اس امر کے دلائل بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ انسان اپنی اس مختصر زندگی میں بلاؤں سے محفوظ رہنے کا کس قدر محتاج ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ان بلاؤں اور وباؤں سے محفوظ رہے جو شامتِ اعمال کی وجہ سے آتی ہیں اور یہ ساری باتیں سچی توبہ سے حاصل ہوتی ہیں۔ پس توبہ کے فوائد میں سے ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کا حافظ و نگران ہو جاتا ہے اور ساری بلاؤں کو خدا دُور کر دیتا ہے اور اُن منصوبوں سے جو دشمن اس کے لئے تیار کرتے ہیں اُن سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کا یہ فضل اور برکت کسی سے خاص نہیں بلکہ جس قدر بندے ہیں خُدا تعالےٰ کے ہی ہیں۔ اس لئے ہر ایک شخص جو اُس کی طرف آتا ہے اور اس کے احکام اور اوامر کی پیروی کرتا ہے وہ بھی ویسا ہی ہوگا جیسے پہلا شخص توبہ کر چکا ہے وہ ہر ایک سچّی توبہ کرنے والے کو بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے اور اس سے محبّت کرتا ہے"۔

(ملفوظات جلد ۷، صہ ۱۵۵)

## خصوصی دعا کی درخواست

○ محترم مرزا رفیع احمد صاحب کی بیگم صاحبہ محترمہ بعارضہ قلب بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اب انکی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ موصوفہ کی شفائے کاملہ کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم ڈاکٹر منیر احمد خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۱ فروری ۱۹۹۰ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب کا پوتا اور محترم صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (ایڈیشنل صدر مجلس تحریک جدید) کا نواسہ ہے۔ نومولود خدا کے فضل سے وقفِ نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ نومولود کو صحت و تندرستی والی طویل عمر عطا کرے اور نیک اور خادم دین بنائے۔

○ دولتِ مشترکہ کے مشیر تعلیم و سوشل سروسز مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز جو بحر اوقیانوس کے جزائر ممالک میں خدمات بجا لاتے رہے ہیں۔ قادیان کے جلسہ میں شرکت اور ربوہ میں مختصر قیام کے بعد اب دوبارہ وہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں وہاں خیریت سے لے جائے۔ ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں وہاں مقبول خدمات کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

## خُدا تعالیٰ تک پہنچنے کا راستہ

ارشادات سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"اگر کوئی شخص یہ کہے جیسا کہ بعض دفعہ بعض عیسائی یا بعض ہندو کہا کرتے ہیں کہ ہم بھی خدا کی عبادت کرتے ہیں تم بھی خدا کی عبادت کرتے ہو، تم اپنی عبادت کرتے جاؤ ہم اپنی عبادت کرتے چلتے ہیں اللہ تعالیٰ سب سے راضی ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو راہیں مجھ تک پہنچنے کے لئے بنی نوع انسان کے سامنے رکھی گئی تھیں وہ اب سب منسوخ ہو گئیں، اب مجھ تک پہنچنے کا راستہ قرآن کریم کا راستہ ہی ہے۔ اس کی ایک موٹی مثال یہ ہے۔ پہاڑ پر سفر کرتے ہوئے کئی جگہ آپ کو نظر آئے گا کہ بعض جگہ پہلے سڑک ہوتی تھی، بارشیں ہوئیں یا پہاڑ گرے یا مرورِ زمانہ کے نتیجہ میں وہ میٹلڈ روڈ (METALLED ROAD) جو تھی وہ بالکل اُکھڑ پکھڑ گئی اور ناقابل استعمال ہو گئی یا پُل گر گیا اور وہ پُل دوبارہ بنایا نہیں گیا۔ لیکن اس کی بجائے ایک نئی فراخ سڑک بنا دی گئی۔ اب کوئی اگر یہ کہے "ٹھیک ہے، یہ بھی ایک راستہ ہوا کرتا تھا، تم اس نئے راستہ پر موٹر لے جاؤ، مَیں اس پرانے راستہ پر لے جاتا ہوں"۔ تو اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ وہ کھڈ میں گر پڑے گا اور مارا جائے گا۔ آخری راستہ زیادہ وسیع، زیادہ اچھا حکومتِ وقت نے عوام کے استعمال کے لئے بنایا ہے۔ جو اس پر چلے گا وہی اس جگہ تک پہنچے گا جہاں تک یہ راستہ پہنچاتا ہے۔ یہ ایک موٹی مثال ہے مادی دنیا کی۔ قرآن کریم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے سب دنیا کی پہلی کتب کو منسوخ کر دیا۔ اب ان کی پیروی کے نتیجہ میں تم لوگ مجھ تک نہیں پہنچ سکتے۔ اگر میری رضا کی راہوں کی تلاش ہو، اگر تم میرے قرب کو ڈھونڈنے والے ہو تو صرف قرآن کریم کا ہی بتایا ہوا وہ صراطِ مستقیم ہے جو میرے تک تمہیں پہنچا سکتا ہے۔ پہلی کتب میں اب یہ طاقت نہیں رہی۔ کیونکہ انسانی ایزاد نے پرانی شریعتوں کو خطرناک اور مہلک بنا دیا ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ جولائی ۱۹۶۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی، ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۲ تبلیغ ۱۳۶۹ہش ۲۲ فروری ۱۹۹۰ء

# آیئے گناہ کے زہر سے بچیں

گناہ اس لئے سرزد ہوتا ہے کہ ہم گناہ کی ماہیت سے غافل ہو جاتے ہیں اور اس کے نتائج کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ "گناہ ایک زہر ہے"۔ اگر کوئی شخص واقعی یہ بات سمجھ لے کہ گناہ ایک زہر ہے تو وہ کبھی گناہ نہ کرے ہم نے کب کسی کو دیکھا ہے کہ وہ جانتے بوجھتے زہر کھالے۔ یہ تو ممکن ہے اور اکثر ایسا ہوتا بھی ہے کہ کوئی چیز کھالی۔ کھائی انجانے میں اور بعد میں پتہ چلا کہ زہر کھالیا ہے۔ پھر کتنی تگ و دَو کرنی پڑتی ہے کہ اس کا اثر زائل ہو جائے۔ کھانے میں تو ایک لمحہ لگتا ہے۔ منہ میں کچھ رکھا اور نگل لیا۔ جب زہر نگل لی جاتی ہے تو کس مشکل سے اس کا اثر دور کیا جاتا ہے اور بعض اوقات اس کے اثرات زائل ہی نہیں ہوتے اور انسان چل بستا ہے۔ یہی حال گناہ کا ہے کرنے کو تو بہت آسان ہے لیکن اس کا اثر زائل کرنا نہایت مشکل ہے۔

یا تو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بات گناہ ہے ہی نہیں۔ اس لئے کر لیتے ہیں۔ یا سمجھتے ہیں کہ چھوٹی سی تو بات ہے۔ گناہ بھی ہے تو کیا ہوا یا پھر ہم سمجھتے ہیں کہ کسی کو پتہ ہی نہیں چلے گا۔ تو اس کا بُرا نتیجہ کیسے نکلے گا۔ ہم یہ بات (گناہ) کر بھی لیں گے اور محفوظ بھی رہیں گے۔ یہ ساری باتیں غلط ہیں۔ دراصل گناہ کے لئے زہر ہی کا لفظ اس کی پوری ماہیت کو ظاہر کرتا ہے۔ زہر تھوڑا ہو یا زیادہ چھُپ کے کھائیں یا دوسروں کے سامنے۔ معلوم ہو یا نہ معلوم ہو کہ یہ زہر ہے اگر زہر ہے تو اثر کرے گا۔ اور ضرور کرے گا۔

پس سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ ہم احتیاط کریں۔ گناہ کی ماہیت کا علم حاصل کریں۔ اس کے نتائج سے آگاہ رہیں اور اللہ تعالےٰ کو ہر وقت حاضر و ناظر جانیں۔ اس سے کون چھپ سکتا ہے۔ اور کہاں چھپ سکتا ہے۔

حضرت بانیؑ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں بہت سے لوگ اس امر سے غافل ہیں کہ انسان پر جو بلائیں آتی ہیں وہ بلا وجہ یونہی آجاتی ہیں یا ان کے نزول کو انسان کے اعمال سے کوئی تعلق نہیں ہے ایسا خیال بالکل غلط ہے یہ خوب یاد رکھو کہ ہر بلا جو اس زندگی میں آتی ہے یا جو مرنے کے بعد آئے گی جس کا ہمیں یقین ہے اس کی اصل جڑ وہ گناہ ہی ہے کیونکہ گناہ کی حالت میں انسان اپنے آپ کو ان انوار اور فیوض سے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں پرے ہٹا دیتا ہے"۔ یہ ہے گناہ کی ماہیت۔

میرے شعروں سے گونج اُٹھے گی فضا
میری باتیں سُنیں گے سارے لوگ
سب قدم سے قدم ملائیں گے
لوگ سارے ہیں میرے پیارے لوگ

ـــ ابوالاقبال

# دعوتِ مشاعرہ کے جواب میں

یا رب مشاعرے کو نہ اپنا قدم چلے
جب تک دماغ لے کے نہ مضموں اہم چلے

بے سُود شاعری میں نہ اپنا گھسے قلم
تائیدِ دینِ حق میں ہمارا قلم چلے

آؤ نہ ہم بھی کام کریں تابعین سا
شرمندگی سی ہوگی اگر ان سے کم چلے

جس موجِ غم سے شاد ہوئے بندگانِ حق
اَے کاش اپنے دل میں وہی موجِ غم چلے

دِل ہوں وفورِ نور سے مانندِ کوہِ طُور
پھر ان سے عشق و مہر و محبّت کی یم چلے

آؤ چلیں بلاتا ہے خود ساقئ اَلَست
پھر کب چلیں گے دوستو گر اَب نہ ہم چلے

نذر و نیازِ جان ہے شرطِ رضائے دوست
تُف ایسی عاشقی پہ جو اِک دو قدم چلے

کتنے ہیں بدنصیب جو عاکفِ بُتوں پہ ہیں
کیا خوش نصیب وہ ہیں جو سُوئے حرم چلے

اس دن بنے گا دل یہ ہمارا خدا کا گھر
جس دن ہمارے خانۂ دل سے صنم چلے

باقی رہے نہ کوئی بھی مُشرک جہان میں
یارب! جہانِ شرک پہ کچھ ایسا بم چلے

دھوکا سا ہے ہوائے سرابِ وجود میں
ہُشیار ہیں تو وہ ہیں جو سُوئے عدم چلے

قسمت نہ تھی ہماری کہ ہم شاد کام ہوں
ہم محفلِ حبیب سے ہیں متّہم چلے

یا رب تری ہی یاد میں تیرا ظفرؔ جیئے
جب تک کہ جاں میں جان رہے اور دم چلے

ظفر محمد ظفرؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

# بینکرز ایکویٹی

بہت سے بینکوں کے نام عام طور پر سننے میں آتے ہیں ۔ لیکن بینکرز ایکویٹی کا نام بہت کم سنا جاتا ہے۔ شاید اس لئے کہ یہ اس طرح کا بینک نہیں ہے جس طرح دوسرے بینک یعنی جہاں لوگ روپیہ جمع کرواتے ہیں اور اپنی ضرورت کے مطابق نکلوا لیتے ہیں۔

بینکرز ایکویٹی ہے کیا ؟ کہتے ہیں کہ یہ ایک ایسی کارپوریٹ باڈی ہے جو ملک میں صنعتی ترقی کے لئے قائم کی گئی ہے ۔ یہ نجی اور ملے جلے سیکٹرز میں ترقی کا اہتمام کرتی ہے ۔ نئی صنعتیں خاص طور پر ایسی جو ہائی ٹیکنالوجی سے تعلق رکھتی ہوں یا جن کی بنیاد زراعت ہو یا جو بیرون پاکستان مال بھیجنے کا کام کرتی ہوں یا کوئی انجینئرنگ گروپ ہو اور خاص طور پر اس صورت میں کہ وہ اپنی قسم کی پہلی صنعت ہو ۔ ایسے علاقے جہاں پہلے صنعت کاری نہیں ہو رہی ، مختلف صنعتیں لگانے میں مدد دینے کا یہ ایک ادارہ ہے۔ نجی سیکٹر کو روپیہ بچانے کی اس لئے ترغیب دینا کہ وہ روپے کو صنعت میں لگا سکے روپے کو زیادہ سے زیادہ صنعت میں لگانے کی ترغیب دینا اور اس سے زیادہ سے زیادہ اس طرح فائدہ حاصل کرنا کہ اسلامی مالیات سے مطابقت رکھتا ہو اور سب سے بڑھ کر یہ کہ صوبجاتی دارالخلافوں میں اپنی خدمات کو صنعت کاروں کے گھر تک پہنچانا۔ یہ ہے وہ کام جو عمومی رنگ میں بینکرز ایکویٹی لمیٹڈ والے کرتے ہیں۔

ابتدائی طور پر اسے ایک پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی کے طور پر شروع کیا گیا تھا۔ اس کا ادا شدہ کیپیٹل ۳۰ جون ۱۹۸۰ء کو ۲۵ کروڑ روپے تھا۔ اور ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کو یہ رقم بڑھ کر ۹۸ کروڑ سے کچھ زیادہ ہو گئی تھی۔ نجی سیکٹر کو ملکی خدمات میں زیادہ سے زیادہ حصہ دار بنانے کے لئے اپریل ۱۹۸۷ء میں ۴۰ کروڑ کے حصص پبلک کے لئے پیش کئے گئے ۔ اس وقت تک اس کے ادا شدہ حصص کی قیمت ایک ہزار چونتیس ملین ہو گئی تھی ۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان کی سٹاک مارکیٹ کی تاریخ میں پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا پہلے سال یعنی ۸۱-۱۹۸۰ میں بینکرز ایکویٹی لمیٹڈ سنڈیکیٹ نے ۸۰ ملین روپے صنعت پر لگائے۔ یہ رقم آہستہ آہستہ بڑھتی گئی اور ۸۹-۱۹۸۸ میں جو رقم بینکرز ایکویٹی نے صنعت کاری میں لگائی اس کی تعداد ۲۷۳۴ ملین روپے تھی۔ گویا کہ اب تک دس ہزار ایک سو اڑتالیس ملین روپے پاکستانی صنعت کو دیئے جا چکے ہیں ۔ اس میں کیا شک ہے کہ اتنی بڑی رقوم کی ادائیگی کے لئے شرائط کا ہونا بھی لازمی ہے اور ان شرائط میں سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ جس صنعت کے لئے روپیہ لیا جائے وہ تکنیکی طور پر مضبوط اور محفوظ ہونی چاہئے ۔ اس کی تکنیک معیار پر پوری اترتی ہو اور صنعت کا حجم اتنا ہو کہ مقامی طور پر اس پر عمل نہ صرف یہ کہ مشکل نہ ہو بلکہ وہ اس رنگ میں اس طور پر چلایا جا سکے کہ اس کی اچھی کارکردگی ظاہر و باہر ہو۔ اسی طرح دیگر شرائط بھی ہیں جو صنعت کار یہ شرائط پوری کر سکے وہ بینکرز ایکویٹی کی مدد حاصل کر سکتا ہے ۔ جہاں تک صوبوں کی تقسیم کا تعلق ہے صوبہ سرحد کو ۱۰،۴۱ ، بلوچستان کو ۲۰،۶۹۷ ، آزاد جموں وکشمیر کو ۱،۴۱،۳۶ ، اسلام آباد کو ۴،۲۴ ، سندھ کو ۲۰،۴۲ اور پنجاب کو ۴۰،۶۵۵ فی صد حصہ ملا ہے۔

جہاں تک صنعتوں کا تعلق ہے شروع سے لے کر ۳۰ جون ۱۹۸۹ء تک خوراک ، تمباکو اور مشروبات کے لئے ۲۳۲۰ ملین روپے کپڑے کی صنعت کے لئے ۵۹۶۳ ملین روپے ۔ چمڑے کی صنعت کے لئے ۱۷۵ ملین روپے ، ربڑ اور ربڑ کی مصنوعات کے لئے ۱۱۲ ملین روپے کاغذ اور گودے کے لئے ۴۰.۵ ملین روپے ، کیمیکلز اور فرٹیلائزرز کے لئے ۲۰۴۶ ملین روپے ، پٹرولیم ریفائننگ یعنی تیل صاف کرنے اور اور پیٹرو کیمیکل کے لئے ۲۴۸ ملین روپے ، سیمنٹ اور دوسرے منرلز کے لئے ۳۲۶۴ ملین روپے ، بنیادی دھاتوں کے لئے ۱۹ ملین روپے ، ماچس کے علاوہ دوسری میٹل پراڈکٹس کے لئے ۱۳۵ ملین روپے ۔ الیکٹریکل مشینری کے علاوہ دوسری مشینری کے لئے ۲۷۴ ملین روپے ، الیکٹریکل اپلائنسز کے لئے ۹۳ ملین روپے ، الیکٹریکل انڈسٹری کے لئے ۹۷ ملین روپے ۔ ٹرانسپورٹ انڈسٹری پر کوئی روپیہ نہیں لگایا گیا۔ خدمات اور دیگر اخراجات پر ۹۶۴ ملین روپے گویا کہ کل ۱۵۸۳۵ ملین روپے اب تک کام آ چکے ہیں ۔

# سکندریہ

مصر میں دریائے نیل کے کنارے پر ۱۸۹۸ء میں ایک محل تیار کیا گیا تھا۔ اب یہ محل ایک نہایت اعلیٰ قسم کے ہوٹل میں تبدیل کیا جا چکا ہے اور اس کے بعض کمرے اہم شخصیتوں کے ناموں سے منسوب ہیں جو وہاں کسی وقت آکر ٹھہرے تھے۔ مثلاً برطانیہ کی آگاتھا کرسٹی جو بہت بڑی (جاسوسی کی) ناول نویس تھی اور جس نے " نیل کے کنارے پر موت" (DEATH ON THE NILE) ناول لکھا تھا ۔ اور اسی طرح شاہ ایران۔ اب گزشتہ ہفتے اس ہوٹل میں کچھ ملکائیں اور شیوخ اور شہزادے اور بعض ممالک کے صدر صاحبان جمع ہوئے ۔ ان میں اردن کی ملکہ نور اور سپین کی ملکہ صوفیہ ۔ مناکو کی شہزادی کیرولین ۔ اور متحدہ عرب امارات کے صدر ہز ہائی نس شیخ زید بن سلطان النہیان شامل ہیں ۔ اور ان سب کا مقصد یہ ہے کہ سکندریہ کی وہ لائبریری جسے ۴۸ بی سی میں جولیس سیزر کی فوجوں نے تاراج کیا تھا ۔ اور جو نہ صرف ایک لائبریری کے لحاظ سے علم کا خزانہ تھی بلکہ ایک رنگ میں تدریس کے لئے یونیورسٹی کا کام بھی دیتی تھی اس کو دوبارہ زندہ کیا جائے اس کے لئے پندرہ کروڑ امریکی ڈالر کی ضرورت ہے اور یہ تمام جمع ہونے والے دنیا کے بڑے بڑے لوگ اس رقم کو مہیا کرنے کی تجاویز پر غور کریں گے ۔ اور اس سلسلے میں ہر ممکن کوشش کریں گے کہ یہ روپیہ جلد از جلد اکٹھا کر لیا جائے ۔ اور اس لائبریری کو پہلے سے بہت بڑھ کر شان کے ساتھ قائم کیا جائے جس ہوٹل میں یہ ٹھہرے ہوئے ہیں ۔ وہاں بہت بڑی تعداد میں فوجیوں نے حفاظتی انتظامات کئے ہیں ۔ ان لوگوں کے ایک دن کے قیام کے بعد فرانکوائس متراں اور مصر کے صدر حسنی مبارک بھی ان میں آ شامل ہوئے ۔ حفاظتی انتظامات تو ایسے لوگوں کے لئے بہر صورت کئے ہی جاتے ہیں لیکن یہاں انتظامات اس لئے بھی کئے گئے ۔ اور اتنا سخت پہرہ اس لئے بھی لگایا گیا کہ اس سے چند ہی روز قبل سیاحوں کا ایک اسرائیلی جہاز مار گرایا گیا تھا ۔ جس کے نتیجے میں گیارہ افراد ہلاک ہو گئے تھے ۔ کہتے ہیں کہ اس لائبریری میں ساٹھ لاکھ ایسے مخطوطے موجود تھے جن میں ستارہ شناسی ۔ ریاضی ۔ فلسفہ اور دینیات کے متعلق دنیا بھر سے جمع کئے ہوئے علوم درج تھے ۔ اور یہاں تعلیم حاصل کرنے والوں میں ایسے لوگ بھی موجود تھے جو دنیا کے مختلف حصوں سے اس غرض کے لئے یہاں آکر رہائش پذیر ہوتے تھے ۔ یونان کے یوکلیڈ جنہوں نے جیومیٹری کا علم ایجاد کیا اور ارسٹوفین جنہوں نے زمینی حالات کے متعلق دنیا کو بہت سی معلومات دیں ، بھی یہاں تشریف لائے ۔ اب یہ لائبریری تعمیر کی جا رہی ہے ۔ اس کی ہیئت چڑھتے سورج کے مشابہ ہو گی تاکہ یہ از منہ ماضی کے مصر کی مماثلت پیش کرے اور سکندریہ کی شان و شوکت جو کسی زمانے کا حصہ تھی ۔ اسے بھی ظاہر کرے اس میں مخطوطے رکھنے کی بجائے اب مائکرو فلم ۔ رکھی جائیں گی ۔ اور یونانی اساتذہ کی بجائے وڈیو کیسٹ سے تعلیم حاصل کی جائے گی تاکہ یہ بھی معلوم ہو سکے کہ یہ لائبریری بیسویں صدی کی تمام سہولیات رکھتی ہے یہاں خاص طور پر یونان اور مشرق وسطیٰ کے متعلق تحقیقات کے نئے باب کھولے جائیں گے اور یہ بتانے کی کوشش کی جائے گی کہ یونان اور مصر کا زمانۂ ماضی میں کیا تمدنی رابطہ تھا ۔ عیسائیت کس طرح پھیلی پھولی اور اسلام نے کیا اثرات مرتب کئے ان کے علاوہ پرانے زمانوں میں جس طرح اور جس حد تک سائنس نے ترقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی اس کا اظہار مختلف صورتوں میں کیا جائے گا۔ یہ لوگ جو اب وہاں جمع ہوئے ہیں۔ دنیا بھر سے فنڈز وصول کرنے کی اپیل کریں گے۔ اور اس کے ساتھ ہی لائبریری کی دیگر اشیاء کتب اور مخطوطے بھی حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ کہتے ہیں کہ متحدہ عرب امارات کے صدر نے وہاں جاتے ہی دو کروڑ ڈالر یونیسکو کے حوالے کئے کہ وہ اس سلسلے میں کوشش کرکے مزید روپیہ جمع کریں۔ خدا کرے کہ یہ لائبریری جلد پایہ تکمیل کو پہنچے (شاہ فہد نے بھی ایک خاصی رقم ادا کردی ہے)۔

## چین کے حالات

جب چین میں تیانامن سکوئر پر احتجاجی مظاہروں کی شدت بڑھ گئی اور ایک لمبے عرصے کے تحمل کے بعد فوجیوں نے ان مظاہروں کو دبانے کے لئے کارروائی کرتے ہوئے متعدد شہریوں کو گولیوں کی باڑھ پر رکھ کر ہلاک کر دیا (بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس موقعے پر ہزاروں افراد جان گنوا بیٹھے) اس وقت یہ سمجھا جا رہا تھا کہ بیرونی ممالک کی طرز کی جمہوریت کو دبانے کا یہی طریق ہے اور جو کچھ چین نے کیا ہے وہ ٹھیک ہے لیکن آہستہ آہستہ بیرونی دنیا کا دباؤ بڑھنا شروع ہوا اور چینی حکام کو بھی یہ احساس ہونے لگا کہ کچھ زیادتی ہوگئی ہے۔ تو انہوں نے اگرچہ بظاہر اپنے بیانات تو ویسے ہی رکھے جیسے پہلے تھے لیکن کسی حد تک یہ بات بھی سامنے آنے لگی کہ انہیں اس بات کا افسوس ہے یا کم از کم بیرونی دنیا کو دکھانے کے لئے انہیں اس افسوس کا اظہار کرنا چاہیئے۔ اب سفارت کاروں کا یہ خیال ہے کہ مغربی دنیا کو خوش کرنے کے لئے وہ مسٹر لی پنگ کو وزیر اعظم ہیں قربانی کا بکرا بنا دیں گے۔ اس وقت تو لی پنگ مسٹر ڈنگ ژیاؤ پنگ جو کمیونسٹ پارٹی کے سینئر رہنما تھے اور صدر یانگ سب ایک ہی آواز میں بولتے تھے۔ لیکن ڈنگ ژیاؤ پنگ کو ان کے عہدے سے ہٹانا پڑا اور اب ڈنگ کے دوستوں کا خیال ہے کہ وہ لی کو قربانی کا بکرا بنتے دیکھ کر خوش ہونگے۔ ویسے بھی عمومی طور پر لوگ لی کے خلاف ہیں۔ ان کے خیال میں یہی وہ شخص ہے جس نے لوگوں کو خون میں نہلایا۔ انہی کو زیادہ تو مغربی دنیا کے ٹیلیوژن پر غصے سے طلباء کے ساتھ باتیں کرتے یا مارشل لاء کی حمایت بھرتے دکھایا جاتا تھا۔ لی پنگ کو قربانی کا بکرا بنانے سے شائد چین کا حزب مخالف بھی کسی قدر نرم پڑ جائے۔ اگرچہ مغربی ممالک کے رہنماؤں کا خیال ہے کہ جب تک چین اپنے خیالات یکسر نہ بدل لے اور اگر جمہوریت وہاں قائم ہونا چاہتی ہے تو اسے نہ قائم ہونے دے اس وقت تک چین کے ساتھ پہلے جیسے تعلقات قائم نہیں ہو سکتے۔ وہ چاہتے ہیں کہ قتلِ عام کی چین کی طرف سے مذمت ہونی چاہیئے۔ جس کا فی الحال کوئی امکان نہیں ہے۔ چینی رہنماؤں کا خیال ہے کہ بجائے اس کے کہ وزیر اعظم کو ذلیل کرکے عہدے سے برطرف کیا جائے۔ انہیں کوئی کم اہم عہدہ دے کر ان سے جان چھڑائی جاسکتی ہے اور اس بات کا امکان بھی اسی وقت ہے۔ جب پارلیمنٹ کی سالانہ میٹنگ ہوگی۔ جو آئندہ بہار میں ہونے والی ہے۔ نئے سال کے آغاز پر مسٹر لی نے ملک کو پیغام دیتے ہوئے کہا کہ آئندہ چھ ماہ چین کے استحکام کے سلسلے میں نہایت اہم ہیں۔ اگرچہ ان کی تقریر کی تمام باتیں مثبت تھیں لیکن اس بات کا اظہار کہ آئندہ چھ ماہ خاصے مشکل ہیں لوگوں کی توجہ کو دوسری طرف پھیرتے ہیں۔ انہوں نے یہ تو کہا (لی نے) کہ سیاسی اور اقتصادی حالات مستحکم ہیں لیکن جو کچھ رونما ہو رہا ہے۔ اسنے طلباء کے حوصلے بڑھا دیئے ہیں اور مزدور طبقہ بھی چاہتا ہے کہ ایک اور ضرب لگائی جائے۔ اگرچہ بیرونی ممالک کے لوگ تو یہ نہیں جانتے کہ اندرونِ خانہ چین میں کس قسم کی چپقلش جاری ہے لیکن کبھی نہ کبھی اور کسی نہ کسی طرح کوئی خبر لوگوں کو مل ہی جاتی ہے۔ ان کے اخبارات اور ریڈیو اور ٹیلیوژن کبھی نہ کبھی اَن جانے ہی سے سہی بعض باتوں کا اظہار کر دیتے ہیں۔ ایک اور بات بھی سامنے آئی ہے اور وہ یہ کہ کیتھولک مذہب کے ۱۲ چینی بشپ حراست میں لے لئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک جنگ عظیم دوئم کا ہیرو بھی ہے۔ یہ اس لئے کیا گیا ہے کہ چین کی کمیونسٹ پارٹی تحت الارض کیتھولک چرچ کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ یہ سب کے سب ۷۰ سے ۸۰ سال تک کی عمر کے ہیں اور گذشتہ ماہ ایک مہم کے دوران انہیں تیان جن (TIANJIN) اور شیاکسی اور گان سو ہیبل اور منگولیا کے اندرونی علاقوں سے حراست میں لیا گیا۔ یہ کیتھولک بشپ اور ان کے ساتھی ویٹیکن کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں اور کمیونسٹ چین کی حکومت نے پوپ پر یہ الزام لگایا ہے کہ انہوں نے خفیہ طور پر ان لوگوں کو بشپ کے عہدے پر مقرر کر دیا ہے۔

## سُپر پاورز
### اسلحہ میں کمی کے نتائج

امریکہ کے صدر جارج بش نے کہا ہے کہ چونکہ روس نے اپنی فوجی طاقت کو کم کر دینے کا اظہار کیا ہے اور ایسا کرنے کیلئے بعض اقدامات بھی اٹھائے گئے ہیں۔ اس لئے اب امریکہ کو ایران پر روسی حملے سے بچاؤ کیلئے کسی اقدام کی ضرورت نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ روس کی فوجی طاقت کم کرنے کا یہ مطلب بھی ہے کہ اب خلیج کے علاقے زیادہ محفوظ ہو گئے ہیں اور ان پر روسی حملے کا خطرہ ٹل گیا ہے۔ یہ بات امریکہ کے اخبار واشنگٹن پوسٹ نے بتائی ہے امریکہ کے فوجی رہنماؤں کو بتایا گیا ہے کہ اب اس بات کی کسی صورت میں بھی ضرورت نہیں ہے کہ خلیج کے علاقے میں فوج متعین کرکے ایران کی حفاظت کا انتظام کیا جائے۔ ڈیفنس سیکرٹری "ڈک چینے" کے دستخطوں سے ایک ۲۸ صفحات کی رپورٹ شائع کی گئی ہے۔ جس میں یہ ہدایات شامل ہیں۔ اس رپورٹ کو مشعلِ راہ کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔ اور خاص طور پر ۱۹۹۲ء سے ۱۹۹۷ء تک کی جنگی پالیسیوں کے لئے اس بات سے رہنمائی حاصل کی جائے گی۔

دفاع کے محکمے کے ایک اعلیٰ افسر نے واشنگٹن پوسٹ کو بتایا کہ اب امریکہ نے اس نظریے کو ترک کر دیا ہے کہ ماحول جنگ کا ہے جسمیں ہر وقت یہ سوچا جاتا تھا کہ روس ایران پر حملہ کرے گا۔ اور اسکے بعد نیٹو اور وارسا پیکٹ ممالک کا آپس میں جھگڑا ہوگا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو فوجی طاقت اس طرح محفوظ کی جاسکے گی اسے سعودی عرب کے تیل کے کنوؤں کی حفاظت پر خرچ کیا جائے گا۔ یا اس کا ایک حصہ خلیج کی دوسری ریاستوں کی حفاظت کے کام آئے گا۔ جن کے خلاف کسی خاص حملے کا ڈر تو نہیں ہے۔ لیکن اس بات کو خارج از امکان بھی نہیں کہا جاسکتا۔ ایران کے متعلق بھی رپورٹ کے ایک حصے میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ ایران پر روسی حملہ ہو بھی سکتا ہے۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہ ہوگا کہ اسکی حفاظت کے لئے امریکہ کی فوجیں ایران میں داخل ہوں اور زیادہ تر اسلئے کہ ایران امریکہ کے سخت خلاف ہے۔

ان حالات میں امریکہ کس طرح اپنی فوجیں ایران میں داخل کر سکے گا۔ اس رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ امریکہ بحرالکاہل کے علاقے میں بھی اپنی فوجوں کی تعداد کم کر دے گا۔ اور یہ امید رکھے گا کہ جنوبی کوریا اور جاپان اپنی حفاظت کے تمام تر سامان خود کریں گے۔

ان باتوں سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ دنیا کے کسی حصے میں جب تبدیلی آتی ہے تو اس سے دیگر ممالک متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے خاص طور پر اگر کسی سپر پاور کی پالیسی میں تبدیلی آئے تو اس کا اثر دور رس ہوتا ہے۔ صدر گورباچوف نے اپنے ملک میں جن اصلاحات کا اعلان کیا ہے وہ نہ صرف روس پر اثر انداز ہو رہی ہیں۔ بلکہ دنیا کے دیگر ممالک بھی کسی نہ کسی طرح اس سے اثر لے کر اپنے ہاں تبدیلیاں کرنے پر مائل دکھائی دیتے ہیں۔ اور یہ میلان ہر حال میں دنیا کے لئے خوش آئند ہے۔

## مقابلہ مضمون نویسی خدام الاحمدیہ

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت سالانہ مقابلہ مضمون نویسی کے علاوہ دورانِ سال بھی چھوٹے چھوٹے مقابلے کروائے جائیں گے۔ اس سلسلہ کے پہلے مقابلہ کا عنوان "پختہ عزم اور ہمت" مقرر کیا جاتا ہے۔

مضمون مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵ مارچ ہے۔

الفاظ کی تعداد ۱۰۰۰ تا ۱۵۰۰ ہوگی قریباً آٹھ فل سکیپ صفحات۔

انعامی رقم اول، دوم، اور سوم کے بالترتیب ۳۰۰ روپے ۲۰۰ روپے ۱۰۰ روپے ہوگی۔

تمام شہری مجالس کی نمائندگی اس میں لازمی ہے۔

دیگر مجالس کو بھی شرکت کی تحریک کی جاتی ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

بے خدا کوئی بھی ساتھی نہیں تکلیف کے وقت
اپنا سایہ بھی اندھیرے میں جدا ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد
امام بیت الفضل، لندن

# سرمایۂ حیات

پچھلے دنوں چند روز لاہور میں اپنے ماموں مکرم محترم ملک عنایت اللہ صاحب صدر حلقہ گارڈن ٹاؤن لاہور کے ہاں قیام کا موقع ملا۔ اس دوران ان کے ایک قیمتی ذخیرہ پر نظر پڑی جس کا نام انہوں نے کمال دانشمندی سے "سرمایۂ حیات" تجویز کیا ہوا ہے۔ اس مجموعہ میں میرے نانا جان حضرت مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی رفیق حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) اور خاندان کے بعض اور بزرگان کے قلمی خطوط تھے جو انہوں نے مختلف اوقات میں تحریر کئے اور امتدادِ زمانہ کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے محفوظ رہ گئے۔

خطوط پڑھ کر بہت لطف آیا۔ کئی پرانی یادیں اور پرانے واقعات تازہ ہو گئے۔ علاوہ ازیں پند و نصائح پر مشتمل ایسی تحریرات نظر میں آئیں جو اپنے اندر ایک مستقل افادیت رکھتی ہیں۔ بچوں کی تربیت کیسے کرنی چاہیئے، نصیحت کا انداز کیا ہونا چاہیئے۔ ان کی دلداری کا صحیح طریق کیا ہے۔ اخلاقی امور اور دینی تقاضوں کو کس طرح ان کے ذہنوں میں راسخ کیا جا سکتا ہے؟ یہ بہت سے امور ایسے ہیں جن کے دلکش جوابات ان تحریرات میں نظر آئے۔ مستقل افادیت اور محترم نانا مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی کے ذکرِ خیر اور ان کے لئے تحریک دعا کی غرض سے صرف چند اقتباس قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

● ۔ مکتوب از ڈیرہ غازی خان محررہ ۲۰ رمئی ۱۹۳۸ء۔

"کوشش کی جاوے کہ ہر روز موسم گرما میں ایک دفعہ نہایا جاوے اور روزانہ منزل قرآن اور ترجمہ قرآن شریف کا سبق اور کسی قدر کشتی نوح صبح کے وقت پڑھ کر پھر دوسرے کاموں کی طرف توجہ کی جایا کرے۔"

● ۔ مکتوب از قادیان محررہ ۷ نومبر ۱۹۴۶ء

"آپ نے جو ترقی کی امید ظاہر کی ہے اس سے خوشی ہوئی ہے لیکن میں آپ کو بار بار خوش حالی کا نسخہ یہی بتاؤں گا کہ آمد بڑھانے کی نسبت خرچ کو اعتدال پر رکھنا اور سوچ سمجھ کر کرنا سب سے بہتر اصول ہے۔ آمد بڑھانا کسی کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتا۔ اگر نہ بڑھے گی تو انسان ساری عمر کڑھتا رہے گا اور خوشی کا وقت اس پر کبھی نہ آئے گا البتہ خرچ گھٹانا اپنے اختیار میں ہوتا ہے ایک آدمی اپنی آمد کے اندر رہ کر ضروریاتِ زندگی پوری کر کے کچھ نہ کچھ ضرورت کے وقت کے لئے بچاتا رہے تو اس پر تمام عمر میں کوئی ایسا وقت نہیں آ سکتا کہ اسے غم سے سرنگوں ہونا پڑے۔ قرضہ سے ہمیشہ بچنے کی کوشش میں رہو اور چندہ اور دینی اخراجات کو دیگر دنیوی ضروریات سے مقدم رکھو کیونکہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جو عہد ہے اس کا یہی مطلب ہے۔"

● ۔ مکتوب از قادیان محررہ ۶ دسمبر ۱۹۴۶ء

"آپ نے جو کپڑا میرے کوٹ کے لئے خاص طور پر خریدا ہے۔ اس کی دل سے قدر کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ تمہیں اس سے بھی بڑھ کر جذبہ وفاداری کا اور فراخ دستی عطا فرماوے مگر سچی بات یہ ہے کہ مجھے تمہاری گزران اور تمہارے چندوں وغیرہ کے پورے ہونے کا فکر اس قدر غالب ہے کہ میں اپنا ذرہ بھر بوجھ بھی تم پہ ڈالنا اپنے دل پہ ایک بوجھ سمجھتا ہوں۔ بہر حال میں تمہاری اس خدمت کو قبول کرتا ہوں۔"

● ۔ مکتوب از قادیان محررہ ۱۳ دسمبر ۱۹۴۶ء

"کپڑا مجھے ہر طرح سے پسند تھا لیکن عزیز مبارک کو چونکہ زیادہ ضرورت تھی اور اس نے اس کو پسند بھی کر لیا اس لئے میں نے وہ اسے دے دیا ہے۔ آپ کو شاید یہ تبدیلی پسند نہ ہو گی لیکن امید ہے کہ میری پسندیدگی کا لحاظ رکھ کر میری خاطر اسے گوارا کر لیں گے میں آپ کے اخلاص اور محبت سے پیش کئے ہوئے ہدیہ کو قبول کر چکا ہوں اور میرے دل میں اس کی قدر ہے۔ آپ کی خوشنودی کا خیال کر کے میں نے اس کی دوسری صورت یہ تجویز کی ہے کہ عزیز حافظ قدرت اللہ نے بھی میرے لئے ولایت سے گرم کپڑا بھیجا ہوا ہے۔ اور وہ آپ کے کپڑے سے پہلے کا یہاں پہنچا ہوا بھی ہے۔ سو میں اس کا کوٹ بنوا لونگا۔ اور آپ کو اس کی بنوائی میں شریک کر لوں گا۔ گویا آپ دونوں کا ہدیہ اس طرح سے میرے کام آ جائے گا۔"

● ۔ مکتوب از لاہور محررہ ۲۰ نومبر ۱۹۴۷ء۔

"میں خدا کے توکل پر اپنی کوشش کی کشتی کو دریا میں چھوڑ رہا ہوں جس کنارے خدا تعالیٰ چاہے گا لگا دے گا ..... خدا اگر ایک دروازہ بند کرے گا تو اس سے بہتر دروازہ کوئی اور کھول دے گا۔"

● ۔ مکتوب از سرگودھا محررہ ۱۵ جنوری ۱۹۴۸ء۔

گھر میں چوری ہو جانے کی اطلاع ملنے پر۔

"عزیزم ہمت نہیں ہارنی چاہیئے بلکہ یوں ہی سمجھ لینا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو بھی دوسری جماعت مہاجرین کے ساتھ ملا کر صبر کرنے اور اجر دلانے کا سامان کیا ہے اور تھوڑی بہت جو مال کی محبت دین کی طرف سے غافل کرتی تھی۔ اس کی اصلاح کرنی چاہی ہے۔ بہتر ہے کہ اب نیکی کے کام اور چندوں میں اور آگے قدم بڑھائیں۔"

---

مولانا محمد منور

# اپنے میزبان سے تکرار

نیروبی شہر کے حلقہ پنگانی میں ایک مکان کرائے پر لے کر اسے احمدیہ میس کے طور استعمال کیا جاتا تھا۔ اپریل ۱۹۴۸ء میں جب میں وہاں پہنچا تو مجھے بھی وہاں ٹھہرایا گیا۔ کیونکہ میں اکیلا وہاں گیا تھا۔ اس وقت سات آٹھ دوسرے احباب اس مکان میں مقیم تھے۔

ایک ہفتہ مجھے وہاں گذرا ہو گا کہ جناب محمد اکرم خان صاحب غوری وہاں آ گئے۔ ان کے چھوٹے بھائی محمد ناظم خان صاحب غوری ہمارے ساتھ احمدیہ میس میں رہتے تھے۔ جناب غوری صاحب سے وہ میری پہلی ملاقات تھی۔ انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ میں ایک ہفتہ کیلئے انکے ہاں قیام کروں۔ مکرم مولانا نور الحق صاحب انور بھی ہمارے ساتھ ہو لئے۔ کراطینہ میں جناب غوری صاحب اکیلے تھے۔ ان کی اہلیہ محترمہ وفات پا چکی تھیں۔

کراطینہ سے پچاس میل پر نیری (NYERI) شہر میں جناب اکرام احمدی صاحب رہتے تھے۔ انہیں جب ہماری کراطینہ میں آمد کا علم ہوا تو انہوں نے ہمیں اپنے ہاں بلا بھیجا۔ وہاں بالعموم یہ رواج ہے کہ صاحبِ خانہ کو بھی مہمانوں کے ساتھ دعوتِ طعام میں شامل کیا جاتا ہے۔ جناب غوری صاحب کی بیوی تو جناب اکرام احمدی صاحب کی ہمشیرہ تھیں۔ اس لئے انہیں بھی دعوت دی گئی۔ غوری صاحب کی کار میں ہم تینوں روانہ ہو گئے۔

ہمارے نیری پہنچنے پر جناب اکرام احمدی صاحب نے پُر تکلف دعوت کا انتظام کیا۔ کئی قسم کے کھانے چُنے گئے۔ مجھے دعوتوں میں اگر چاول مل جائیں۔ تو میں وہی لے لیتا ہوں۔ دوسری اشیاء استعمال نہیں کرتا۔ جناب اکرام احمدی صاحب نے جب دیکھا کہ میں نے ایک ہی کھانے پر اکتفاء کیا ہے۔ تو انہوں نے دوسرے کھانوں کیلئے اصرار کیا۔ میں نے شکریہ کے ساتھ کہا کہ میں ایک ہی کھانا کھاتا ہوں۔ جو کھا لیا ہے۔ مزید کی حاجت نہیں۔

جناب اکرام احمدی صاحب نے میرے انکار پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ وہ مجھ سے عمر میں بڑے تھے۔ میری عمر ۲۶ سال تھی۔ وہ چالیس کے لگ بھگ ہوں گے۔ میں نے ان کا شکوہ بجا سمجھا۔ لیکن یہاں تو اصول کی بات تھی۔ میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے تحریک جدید کے ماتحت زندگی وقف کی ہے۔ تحریک جدید ہی نے مجھے یہاں آپ کے ملک میں بھجوایا ہے۔ اور مطالبات تحریک جدید میں پہلا مطالبہ سادہ زندگی سے متعلق ہے۔ اور ہمارے پیارے امام نے ہمیں ارشاد فرمایا ہے کہ ہم صرف ایک کھانا استعمال کریں۔

ہمارے میزبان بھی اپنی دھن کے پکے تھے۔ فرمانے لگے کہ ہم نے اتنا خرچ کیا ہے گھر والوں نے کافی وقت لگا کر ڈشیں تیار کی ہیں۔ آپ نے ان باتوں کا خیال نہیں رکھا۔ میں نے گزارش کی کہ میں یہاں اکیلا تو نہیں ہوں۔ میرے ساتھ اور بھی کھانے کی میز پر موجود ہیں۔ انہیں جو پسند آیا۔ انہوں نے لے لیا۔ آپ کی محنت ہرگز رائیگاں نہیں گئی۔ آخر وہ خاموش ہو گئے اور میں نے اور کسی چیز کو ہاتھ نہ لگایا۔

اب تک میرا یہی طریق ہے کہ گھر میں ایک ہی کھانا استعمال کرتا ہوں۔ کھاتے ہی پر بات ختم نہیں ہوتی۔ باقی امور میں بھی تحریک جدید کے مطالبات پر عمل کرنے

باقی ص۶ کالم ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصور احمد مبشر

# شاہ سعود یونیورسٹی، ہائی ٹیکنالوجی کیمپس

(یہ معلومات سعودی عرب میں شائع ہونے والے ایک جرنل سے لی گئی ہیں)

۹ مربع کلو میٹر کے رقبہ پر ریاض کے شمال مغرب میں درعیہ کے مقام پر ۴ء۳ ارب ڈالرز سے تعمیر ہونے والی ۱۶ عظیم عمارتوں پر مشتمل شاہ سعود یونیورسٹی اپنی مثال آپ ہے جس میں دیگر سہولتوں کے ساتھ ساتھ تفریحی سہولتیں بھی مہیا کی گئی ہیں جن میں سے ایک اولمپک سٹینڈرڈ کا گرم پانی کا سوئمنگ پول بھی شامل ہے۔

یہ جامع منصوبہ صرف ۴۸ ماہ کی محنت شاقہ کے بعد مکمل کر لیا گیا تھا جو بلحاظ معیار اور وقت جو اس کی تعمیر پر صرف ہوا ایک ریکارڈ ہے۔ فرانسیسی، امریکی، سعودی جرمن، ترکش، سویڈش اور کورین فرموں کے ۱۷۱ سب کنٹریکٹرز نے دن رات ایک کر کے ۱۶ مختلف زبانیں بولنے والے ۱۲۰۰۰ مزدوروں کی مدد سے اس منصوبے کی تکمیل کی۔ یونیورسٹی کے وائس پریذیڈنٹ جو اس منصوبہ کے ڈائریکٹر جنرل بھی ہیں نے منصوبے کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ ہائی ٹیکنالوجی کیمپس، جس کی ۱۶ عمارتیں ہیں، بیس ہزار طلبہ کے لئے جگہ مہیا کرتی ہے۔ اس میں ۱۴۹۲ کلاس رومز تیار کئے گئے ہیں۔ اس یونیورسٹی میں تعلیمی نقطۂ نظر سے بنایا گیا ۸۷۵ بستروں کا ایک ہسپتال بھی ہے۔ اس کی لائبریری میں ۲۰ لاکھ کتب کی گنجائش رکھی گئی ہے دو بڑے اور گیارہ چھوٹے آڈیٹوریا بنائے گئے ہیں جن کی مجموعی طور پر ۵۳۵۰ سیٹیں ہیں۔ اس میں ۷۰۰ تجربہ گاہیں ہیں۔ محکمانہ نگران دفاتر اور خوبصورت مسجد اس کے علاوہ ہے۔

یونیورسٹی کے اس حصہ کی تعمیر کے لئے فرنچ امریکن فرم نے IBM کمپیوٹر کی مدد سے تعمیر کا عظیم پروگرام تیار کیا تھا جس کے مطابق پورے پراجیکٹ کا کنٹرول بلحاظ پروگرام تعمیر، انتخاب میٹیریل، خرید اور تیاری، مال برداری، کسٹم کلیئرنس، موقعہ پر مال پہنچانا وغیرہ شامل ہیں۔ آرڈر کی سپلائی میں ممکنہ تاخیر پر کمپیوٹر متعلقہ ٹیم کو اس کی اطلاع دینے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ اس منصوبے کی اتنی زیادہ تفصیل تھی کہ ہر ماہ ٹائپ ہو کر کمپیوٹر سے نکلنے والے کاغذ کی لمبائی ۲ء۳ کلو میٹر تک پہنچ جاتی رہی۔ اس ساری محنت شاقہ کا نتیجہ اس یونیورسٹی کے اس حصے کی صورت میں سامنے آیا۔ جس کا نام ہائی ٹیکنالوجی کیمپس رکھا گیا ہے۔

رابطہ کے لئے جدید ترین سہولتوں پر مشتمل نظام سے مدد لی گئی ہے۔ آڈیو، ویژوول ڈسٹری بیوشن سنٹر جس میں فائبر آپٹیکل کیبل کا استعمال کیا گیا ہے جو طلبہ اور اساتذہ کے درمیان اس وقت موثر رابطہ کا کام دیتا ہے جب لیکچر کے لئے ایک جگہ اجتماع ممکن نہ ہو۔ یہ جدید سہولت خصوصی طور پر طالبات کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے جو علیحدہ کمروں میں نشست کرتی ہیں جہاں ان کے لئے بیک وقت عربی اور انگریزی ترجمہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ نیز ان کمروں میں سے ہر ایک میں ریڈیو، کیمرا اور انٹرفون کی سہولت سوالات کرنے کے لئے موجود ہے۔ ان کمروں میں ۴۰ تا ۸۰ طلبہ کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔ جہاں ٹی وی مانیٹرز موجود ہیں، سلائیڈز اور مووِیز دکھانے کا انتظام بھی ہے۔ یہی آڈیو۔ ویژوول سسٹم بہتر کارکردگی کے لئے چھ مزید فائبر آپٹیکل سسٹم بھی رکھتا ہے جو یونیورسٹی کی عمارت کے تھیٹرز اور لائبریری کے لئے وڈیو سگنلز بھیجنے کی اہلیت رکھتا ہے یونیورسٹی کا ایک چلتا پھرتا خبریں حاصل کرنے والا یونٹ بھی ہے جو سٹوڈیو کے پروڈکشن سسٹم کے لئے مواد حاصل کرتا ہے۔ اس سہولت کی بناء پر یونیورسٹی مختلف النوع لیکچرز اور سیمینار کی کارروائی وصول بھی کر سکتی ہے اور ٹرانسمیشن کے ذریعے دیگر اداروں کو بھجوانے کی اہلیت بھی رکھتی ہے۔

ہائی ٹیکنالوجی کیمپس دیگر امور میں بھی ایک مکمل خود کفیل ادارہ ہے پینے کے پانی کے لئے ۲۴ گھنٹوں کی سپلائی کے بشمول کل ۱۶ ہزار کیوبک میٹر پانی روزانہ مہیا ہوتا ہے۔ اتنے ہی پانی کے نکاس کے لئے بھی جدید نظام کے تحت اس پانی کو صاف کر کے یونیورسٹی کے وسیع رقبہ کو سرسبز رکھنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ۲۵۰۰۰ درآمد شدہ پودوں پر مشتمل ایک خوبصورت سبزہ زار یونیورسٹی کی ملکیت ہے جبکہ مقامی قریباً ۳۰۰۰۰ پودے سالانہ کا اضافہ اس میں الگ کیا جا رہا ہے۔ کھجور کے درختوں کی نہ ختم ہونے والی قطاروں کے درمیان واشنگٹونیا اور اکیشیا کے درخت اس کو خوبصورت سبزہ زار بنانے میں مدد دیتے ہیں۔

۶۴ء۸ میگا واٹ پاور کا پلانٹ روشنی اور بجلی کی دوسری ضروریات پوری کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔

تعلیمی معیار کے سلسلے میں یونیورسٹی ۱۰۸ مختلف شعبوں کا احاطہ کرتی ہے جس میں آرٹ سے لے کر طب اور سائنس سے متعلق مضامین شامل ہیں۔

ہائی ٹیکنالوجی کیمپس میں کمپیوٹر سائنس کے علیحدہ کالج کی سہولت کے ساتھ ساتھ معذور افراد کی تعلیم کے لئے بھی انتظام کیا گیا ہے۔

طلبہ کے لئے ۲۰ لاکھ کتب پر مشتمل لائبریری کی سہولت کے علاوہ پوری دنیا سے شائع ہونے والے ۱۰ ہزار مختلف النوع رسائل کے مہیا کرنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

طلبہ کے لئے تعلیمی سہولت کے لئے جو گرانقدر آسانی پیدا کی گئی ہے وہ ہے مفت تعلیم۔ جو نہ صرف سعودی طلبہ کے لئے بلکہ غیر ملکی طلبہ کے لئے بھی عام ہے۔ یونیورسٹی میں قریباً ۱۴ ہزار طلباء مفت رہائش رکھتے ہیں سعودی طلبہ کے علاوہ دیگر طلبہ (جو کل تعداد کا ۹۵ فیصد بنتے ہیں) کو ماہانہ ۳۰۰ امریکی ڈالر وظیفہ دیا جاتا ہے۔ اسی طرح کھانے کی سہولت کے سلسلہ میں ۳۳ء۲ ڈالرز کے بدلے میں روزانہ تین وقت کا کھانا مل سکتا ہے اور درسی کتب صرف ۲۵ فیصد ادائیگی پر مہیا کی جاتی ہیں۔

کیمپس کے تدریسی عملہ، جس کی تعداد ۲ ہزار ہے کو رہائش مہیا کی گئی ہے۔ جس کے ساتھ ملحقہ سہولتوں میں ایک کلب، شاپنگ سنٹر، بچوں کے سکول اور کھیل کے میدان شامل ہیں۔

یونیورسٹی اپنے طلبہ سے تقاضا کرتی ہے کہ وہ ایک خاص معیار برقرار رکھیں جسے ("D" AVERAGE) کہا جاتا ہے۔ جو طلباء اس معیار کو برقرار نہ رکھ سکیں۔ انہیں ۲ سمسٹرز میں موقعہ دیا جاتا ہے۔ اگر پھر بھی وہ ناکام رہیں تو یونیورسٹی کو خیرباد کہنا پڑتا ہے۔

---

بقیہ از: میزبان سے تکرار

کی کوشش کرتا ہوں۔ ہمارے روحانی پیشوا جو جو باتیں ہمیں بتاتے ہیں۔ وہ سب ہمارے فائدہ کی ہیں۔ افراد کو فائدہ ہو تو جماعت بحیثیت مجموعی فائدے میں رہتی ہے۔ اس طرح ہم ساری دنیا کیلئے مفید تنظیم بن جاتے ہیں۔ اور ہمارے اندر جماعتی سوچ رکھنے کا ملکہ پیدا ہوتا ہے۔

ایک دفعہ طالب علمی کے زمانہ میں ہم حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کی معیت میں امرتسر گئے۔ ۱۹۴۴ء کی بات ہے دوسری جنگ عظیم کی تلخیاں جوبن پر تھیں۔ اشیاء نایاب بھی تھیں اور گراں بھی۔ میزبان حضرت مولانا صاحب سے [illegible] بے تکلف تھے۔ باتوں باتوں میں کہنے لگے کہ حضور نے ہمیں لباس کم بنانے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اب جنگ نے تو ناکوں چنے چبوا دئے ہیں۔ ہونا یہ چاہیئے تھا کہ حضور ہمیں یہ تحریک فرماتے کہ کثرت جوڑے بنوالو اور سوٹ سلوالو۔ کیونکہ جنگ عظیم شروع ہونے والی ہے۔ اس وقت کوئی چیز دستیاب نہیں ہوگی۔

حضرت مولانا صاحب تو مسکرا دیئے لیکن میں انہیں یہ کہتا کہتا رک گیا کہ تحریک جدید ہمیں عیاشیاں کروانے کیلئے نہیں۔ ہمیں سادگی کا عادی بنانے کیلئے جاری کی گئی ہے۔ میں اپنے محترم استاد کے ادب کی وجہ سے خاموش رہا۔ تاہم اس بات کا اثر اب تک قلب و ذہن پر موجود ہے۔ اور دل چاہتا ہے کہ کاش ان کی زبان سے یہ کلمات نہ نکلتے۔

ذاتی طور پر میں تو یہی سمجھا ہوں کہ تحریک جدید کے ذریعہ ہمیں فضول خرچی سے بچایا گیا ہے۔ جماعتوں میں جو امیر اور غریب طبقات کا فرق پیدا ہو جاتا ہے۔ اس سے ہماری جماعت محفوظ ہے۔ پھر اس امتیاز کے نتیجہ میں نفرت اور حقارت کی جو فضاء پیدا ہوتی ہے اور باہمی رنجشیں جنم لیتی ہیں۔ ان کا قلع قمع ہو گیا ہے۔

---

## ضروری اعلان

"تمام احباب جو اپنے فوت شدگان کی قبور پر کتبہ قبرستان عام ۱ اور ۲ میں لگوانے کے خواہشمند ہیں۔ ان سے درخواست ہے کہ کتبہ کا سائز زیادہ سے زیادہ ½۲ فٹ x ½۱ فٹ سے بڑا نہ رکھیں۔ چاہے وہ ربوہ سے تیار کرائیں۔ یا باہر سے تیار کروائیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

# الوداع وسیم

ملک محمد مستقیم

موت تو ہر فرد بشر کی تقدیر ہے۔ رضا بقضاء ہر احمدی کا عمل و نمونہ ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ کا کردار جو حضور نے اپنے فرزند مرزا مبارک احمد کی مفارقت پر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ وہ جماعت کے لئے قابلِ تقلید اور موجب ثواب ہے۔

اس تحریر سے میرا مقصد یہ ہے۔ کہ جہاں جہاں "الفضل" کی نہرِ رواں سیراب کرتی ہے وہاں سے امریکہ۔ کینیڈا۔ لندن پاکستان کے شمال وجنوب شہروں سے احباب جماعت کے اس قدر خطوط۔ پیغام۔ فون بغرض ہمدردی و تسکین وصول ہوئے ہیں۔ کہ بے ساختہ میری زبان سے نکلا احمدیت زندہ باد جماعت احمدیہ پائندہ باد۔ میں ان سب دوستوں کا ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

وسیم کی عمر ۴۴ سال تھی اسٹیٹ لائف انشورنس میں افسر تھا۔ فیصل آباد میں تعینات تھا۔ کہ اچانک حرکت قلب منجمد ہوگئی۔ اور وہ اپنے مقدر مستقر پر پہنچ گیا۔ نہ کوئی بات ہوئی نہ وصیت نہ کسی کو آواز دی۔ نہ کسی نے دیکھا۔ تنہائی اور اندھیری رات میں خاموشی سے شہر خموشاں کا قصد کر لیا۔

تین نابالغ لڑکیاں اور تین نابالغ بیٹے اور بیوی پسماندگان ہیں۔

"بچوں کا بھی دیکھا نہ تماشہ کوئی دن اور"

اس کی والدہ کی ۸ سال قبل وفات ہوئی تھی۔ وسیم بالکل شیر خوار بچوں کی طرح اس سے ملتا تھا۔ اور محبت کا اظہار کرتا تھا۔ اس کی میت کے اٹھنے پر سب بہن بھائی عزیز و اقارب کے علاوہ اہلِ ربوہ کے دوستوں نے پوری ہمدردی اور حسنِ سلوک سے ہمارے غم میں سہارا دیا۔ اور بیت المہدی میں اس کی نمازِ جنازہ ہوئی۔

ابھی کل کی بات تھی کہ مورخہ ۲۱/۱۲/۸۹ کو بڑے بھائی مکرمی محمد فہیم کی بیٹی کی شادی پر خوش و خرم شرکت کی۔ بھرپور حصہ لیا۔ ہمہ تن ہنس مکھ تھا۔ اور سات روز بعد ۲۸/۱۲/۸۹ کو اسی دن داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

غم و خوشی زندگی کے دو پہلو ہیں اور وقت جلد یا بدیر زخموں کو مندمل کر دیتا ہے۔ مگر احمدیت کی برکات۔ دوستوں کے احسان کی داستان کبھی فراموش نہیں کی جا سکتی۔ اہلِ ربوہ پر، آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہو۔ یہ میری دردِ دل سے پُر خلوص دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے۔

---

# آپ کا خط ملا

مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب امیر جماعت ناروے لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے نتیجہ میں اور حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک بیٹے سے نوازا ہے۔ خاکسار کی چھ بیٹیاں ہیں۔ اور کوئی نرینہ اولاد نہیں تھی۔ حضور نے اس بیٹے کی پیدائش سے بہت قبل فرمایا تھا کہ "بیٹا ہو گا ——" اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعا کو قبول فرمایا اور ہمیں اس نعمت سے نوازا۔ نومولود کو ہم نے اس کی پیدائش سے قبل ہی تحریک وقفِ نو میں پیش کر دیا تھا۔ بچے کا نام حضور نے از راہ شفقت "سفیر احمد" تجویز فرمایا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو تندرستی والی زندگی عطا فرمائے دین کا فعال خادم اور دین و دنیا کے علوم سے مالا مال فرمائے۔

---

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے مستحق۔ نادار اور یتیم طلبہ و طالبات کو تعلیمی وظائف دئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ مشروط بمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔ جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے گزارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہِ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائیں۔

ناظر تعلیم

---

# کھیل اور کھلاڑی

7TH WORLD HOCKEY CUP 1990 · LAHORE · PAKISTAN

پاکستان نے دو عالمی ٹورنامنٹوں کا دنیا کے ٹورنامنٹوں میں اضافہ کیا ہے۔ ایک ورلڈ کپ اور دوسرا چیمپئنز ٹرافی اور یہ دونوں ائیر مارشل نور خان کی سوچ کا نتیجہ ہے۔ ائیر مارشل موصوف ۱۹۷۰ء سے پہلے اور ۱۹۷۶ء کے بعد پاکستان ہاکی فیڈریشن کے صدر رہے ہیں۔

پاکستان کے سب سے پہلے کپتان کرنل اے۔ آئی۔ ایس۔ دارا نے ۱۹۴۸ء میں پاکستانی ٹیم کی کپتانی کی تھی۔ دارا موصوف ۱۹۶۹ء میں عالمی ہاکی فیڈریشن کے وائس پریذیڈنٹ تھے اور انہوں نے اس ادارے کو یہ باور کرانے کے لئے کہ پاکستان کی طرف سے ورلڈ کپ کا اضافہ کیا جائے خاصی تگ و دو کی۔ کہتے ہیں کہ کم از کم چھ مہینے کی خط و کتابت یا گفتگو کے بعد یہ عالمی ادارہ اس بات پر رضامند ہوا کہ ہاکی کا ورلڈ کپ عالمی مقابلوں میں شامل کیا جائے۔ ۱۹۶۹ء وہ سال ہے جس سے ایک سال پہلے میکسیکو میں پاکستان نے اولمپکس کا میچ جیتا تھا۔ اس وقت کون جانتا تھا کہ یہ ورلڈ کپ اتنی وسعت اختیار کر جائے گا کہ اولمپک میں ہاکی کے مقابلوں سے بھی وسیع تر ہو جائے گا۔ سب سے پہلا ورلڈ کپ لاہور میں کھیلا جانا تھا۔ یہ ۱۹۷۱ء کی بات ہے۔ لیکن چونکہ یہاں سیاسی افراتفری تھی۔ اس لئے لاہور کی بجائے یہ ٹورنامنٹ بارسیلونا سپین میں کھیلا گیا اور یہ پہلا ٹورنامنٹ پاکستان ہی نے جیتا۔ لاہور کے لئے یہ دوسرا موقعہ ہے کہ یہاں یہ ٹورنامنٹ کھیلے جانے کا فیصلہ کیا گیا۔ آج تک جس طرح یہ ٹورنامنٹ جیتے یا ہارے گئے ہیں اور جہاں جہاں یہ کھیلے گئے ان کی تفصیل یہ ہے کہ ۱۹۷۱ء میں بارسیلونا میں یہ ٹورنامنٹ منعقد ہوا۔ پاکستان نے گولڈ میڈل، سپین نے سلور میڈل اور ہندوستان نے برونز میڈل حاصل کیا۔ ۱۹۷۳ء میں ایمسٹرڈم میں یہ ٹورنامنٹ کھیلا گیا۔ ہالینڈ نے سونے کا تمغہ جیتا، ہندوستان نے چاندی کا تمغہ اور مغربی جرمنی نے کانسی کا۔ ۱۹۷۵ء میں کوالالمپور میں یہ ٹورنامنٹ کھیلا گیا۔ ہندوستان کے حصے سونے کا تمغہ آیا۔ پاکستان نے چاندی کا تمغہ جیتا اور مغربی جرمنی نے کانسی کا تمغہ۔ ۱۹۷۸ء میں بیونس آئرس ارجنٹینا میں یہ ٹورنامنٹ منعقد ہوا۔ پاکستان نے سونے کا تمغہ، ہالینڈ نے چاندی کا تمغہ اور آسٹریلیا نے کانسی کا تمغہ جیتا۔ ۱۹۸۲ء میں یہ ٹورنامنٹ بمبئی میں منعقد ہوا۔ سونے کا تمغہ پاکستان کے حصے آیا، چاندی کا تمغہ مغربی جرمنی کو ملا اور آسٹریلیا نے کانسی کا تمغہ حاصل کیا۔ ۱۹۸۶ء میں یہ ٹورنامنٹ لندن میں ہوا۔ سونے کا تمغہ آسٹریلیا کو ملا چاندی کا انگلستان کو اور کانسی کا مغربی جرمنی کو۔

اب ۱۹۹۰ء میں جو ٹورنامنٹ لاہور میں کھیلا جا رہا ہے اس میں بارہ ممالک شریک ہیں۔ ۴۲ میچ کھیلے جائیں گے اور کہا جاتا ہے کہ سب ٹیمیں اتنی مضبوط ہیں کہ یہ اندازہ لگانا کہ کون سی ٹیم جیتے گی اور کون سی ہار کر کس نمبر پر آئے گی، نہایت مشکل ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ٹورنامنٹ بھی ایسی ہی ٹیموں کے درمیان دیکھنے کا مزہ آتا ہے جو بہت مضبوط ہوں اور اس کے علاوہ ایک جیسی مضبوط ہوں تاکہ قبل از وقت یہ نہ کہا جا سکے کہ کون سی ٹیم جیتے گی اور کونسی ٹیم ہارے گی اور ہارنے کی بھی پوزیشن کیا ہو گی۔

ہم سب اچھی کھیل دیکھنے کے متمنی ہیں۔ کسی ملک کی ٹیم کھیلے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھا کھیلے تو یقیناً ہماری داد و تحسین کی مستحق ہو گی۔ اگرچہ یہ ایک فطری سی بات ہے ہم پاکستانی دل ہی دل میں یہ خواہش رکھتے ہیں کہ پاکستان اس ٹورنامنٹ میں سونے کا تمغہ جیتے۔ ورلڈ کپ کو ایک اور پہلو سے بھی دیکھئے ۱۹۷۱ء میں خالد محمود نے کپتانی کی اور ٹورنامنٹ جیتا۔ ۶ میچ کھیلے چار جیتے ایک ہارا۔ ایک بغیر فیصلے کے رہا۔ کل چودہ گول کئے اور پاکستانی ٹیم کے خلاف نو گول ہوئے۔

۱۹۷۳ء میں پھر خالد محمود نے کپتانی کی۔ ٹیم کی پوزیشن چوتھی آئی۔ سات میچ کھیلے، چار جیتے، دو ہارے، ایک فیصلے کے بغیر رہا۔ سولہ گول کئے اور سات پاکستان کے خلاف ہوئے۔ ۱۹۷۵ء میں اصلاح الدین نے کپتانی کی ٹیم دوسرے نمبر پہ آئی۔ سات میچ کھیلے۔ چار جیتے، ایک ہارا۔ دو بغیر فیصلے کے رہے۔ بیس گول کئے اور پاکستانی ٹیم کے خلاف نو گول ہوئے۔

۱۹۷۸ء میں پھر اصلاح الدین نے کپتانی کی۔ ٹیم پہلے نمبر پہ آئی۔ آٹھ میچ کھیلے آٹھ جیتے۔ کل ۳۵ گول کئے اور چار پاکستانی ٹیم کے خلاف ہوئے۔

۱۹۸۲ء میں اختر رسول نے کپتانی کی ٹیم پہلے نمبر پہ آئی۔ سات میچ کھیلے ساتوں جیتے۔ اڑتیس گول کئے اور گیارہ پاکستانی ٹیم کے خلاف ہوئے۔

۱۹۸۶ء میں کلیم اللہ نے کپتانی کی ٹیم گیارہویں نمبر پہ آئی۔ سات میچ کھیلے دو جیتے، پانچ ہارے۔ بارہ گول کئے اور پاکستانی ٹیم کے خلاف سترہ گول ہوئے۔

---

اک کرشمہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھ کو سب قدرت ہے اے رب الوریٰ

---

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ

فون گھر: ۴۳۱، آفس: ۵۲۱

## اطفال وقف جدید کے وعدے لکھوائیں

وقفِ جدید کا نیا سال شروع ہو چکا ہے اس لئے جن اطفال نے ابھی تک وقفِ جدید کا وعدہ نہیں لکھوایا وہ فوری طور پر اپنا وعدہ لکھوائیں اور پھر جلد ادائیگی کی کوشش کریں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ بچے وقفِ جدید کا سارا بوجھ اٹھالیں۔

اطفال بھائیو! آپ کو چاہیئے کہ حضور کی اس خواہش کو پورا کرتے ہوئے بچپن سے اپنے لئے برکات کے حصول کے سامان پیدا کریں۔

سیکرٹری وقفِ جدید
(اطفال الاحمدیہ پاکستان)

---

## ضروری اعلان

ربوہ کے قطعات کے جملہ مقاطعہ گیران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن احباب نے اپنے قطعات / مکانات کا سالانہ ترقیاتی ٹیکس ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں ادا نہیں کیا یا ان کے ذمہ بقایا واجب الوصول ہے، وہ جلد از جلد ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے رابطہ کر کے ترقیاتی ٹیکس کی ادائیگی کا انتظام کریں۔

سیکرٹری کمیٹی آبادی۔ ربوہ

---

## نیکی میں جلدی کریں

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہوئے تین ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ بعض جماعتوں کی طرف سے ابھی تک تحریک جدید کے سالِ نو کے وعدہ جات موصول نہیں ہوئے۔ براہِ کرم اپنے وعدہ جات جلد از جلد مرکز کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب ہوتا ہے۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

---

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ ہم سب کا فرض ہے کہ رفاہِ عامہ کے کام تمام مذاہب کے لوگوں کے ساتھ مل کر کریں، ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ وقت اس کام کے لئے صرف کریں، یہ دوسری صدی ہے بھی زیادہ سے زیادہ رفاہِ عامہ کے کاموں کے لئے۔

# خبریں

## ملکی خبریں

○ بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر کا سرحدی علاقہ جبراً خالی کروا لیا ہے بھارتی فوجیوں کی دھمکی کی وجہ سے ضلع باغ کے کشمیریوں نے آبادی چھوڑ کر جنگلوں میں پناہ لے لی ہے۔ چکوٹھی سیکٹر میں بھارتی فوج کی مسلسل فائرنگ جاری ہے مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں نے دو فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ علاقے میں گھر بار چھوڑ کر بے گھر ہونے کی وجہ سے پانچ بچے شدید سردی میں ہلاک ہو گئے۔ گذشتہ روز بھارتی فوج نے پاکستانی سرحد پر ایک گاؤں پر فائرنگ کی۔

○ فرانس کے صدر متراں نے جمہوریت کے فروغ اور آزادی کے تحفظ کے لئے فرانس کی طرف سے پاکستان کی حمایت کا اعادہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری دعا ہے کہ پاکستان میں موجودہ روایات برقرار رہیں تاکہ آمریت کی قوتوں کو شکست دی جا سکے۔ وزیرِ اعظم بے نظیر بھٹو نے صدر متراں سے ایٹمی تعاون کے مسئلے پر مذاکرات کئے ہیں۔ بی بی سی نے امکان ظاہر کیا ہے کہ ایٹمی شعبے میں پاکستان کی امداد بحال ہو سکتی ہے۔

○ حلقہ ۹۹ میں پیپلز پارٹی نے اسلامی جمہوری اتحاد کے امیدوار برائے قومی اسمبلی کو ہرا دیا۔ ملک غلام مصطفیٰ کھر جو اس الیکشن مہم میں پیپلز پارٹی کے انچارج تھے انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ اس الیکشن کا نتیجہ دیکھ لینے کے بعد پنجاب کے وہ ایم پی اے جو نواز شریف سے جزاء اور سزا پاتے ہیں اب ہمارے ساتھ آملیں گے۔

○ ون ڈے کرکٹ کے مقابلوں میں پاکستان نے ایک سنسنی خیز مقابلے میں آسٹریلیا کو دو رنز سے ہرا دیا۔ میچ کے آخری اوور میں آسٹریلیا کو میچ جیتنے کے لئے پانچ رنز کی ضرورت تھی اور اسکے تین کھلاڑی باقی تھے۔ یہ اوور عمران خان نے کیا انہوں نے صرف تین رنز بنانے دیئے اور دو کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔

## غیر ملکی خبریں

○ سعودی عرب نے کشمیر کے بارے میں پاکستانی پالیسی کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔

○ قومی سلامتی کے مشیر مسٹر اقبال اخوند نے کشمیر کے مسئلہ پر روسی وزیرِ خارجہ مسٹر شیورناتزے سے ملاقات کی ہے۔

○ چین کے علاقے کاشغر میں بھی فسادات شروع ہو گئے ہیں۔ روسی خبر رساں ایجنسی تاس کی اطلاع کے مطابق گزشتہ دنوں ہونے والے فسادات میں ۴۰ افراد ہلاک ہو گئے۔ کروڑوں روپے کی جائیداد بھی تباہ ہو گئی۔ فوج نے بروقت کارروائی کر کے فسادات پر قابو پایا۔

○ بھارت کی موجودہ جنتا دل حکومت نے الزام لگایا ہے کہ راجیو حکومت سرکاری دستاویزات میں ردّ و بدل کرتی رہی ہے۔ اس کا مقصد موجودہ وزیرِ اعظم وی پی سنگھ کے ایک بیٹے کو سکینڈل ملوث کرنا تھا۔

○ برطانوی پارلیمنٹ کے ۱۶ اراکین نے مقبوضہ کشمیر میں رائے شماری کا مطالبہ کیا ہے۔

○ روسی پارلیمنٹ کے اجلاس سے آذربائیجان کے وفد نے واک آؤٹ کر دیا۔

○ بھارتی حکومت نے فار ایسٹرن اکنامک ریویو کی تمام کاپیاں ضبط کر لی ہیں اس میں مقبوضہ کشمیر کو متنازعہ علاقہ دکھایا گیا تھا۔

○ ریڈیو ماسکو نے ایک نشریہ میں الزام لگایا ہے کہ پاکستان ایٹمی کلب کا ممبر بننے والا ہے۔

پتہ